اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد اعظم دین و ملت الحاج الشاہ مولانا امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے

مشہور زمانہ سلام مصطفیٰ جانِ رحمت پہ

# لاکھوں سلام پر تضمین



مصنف


خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند

حضرت مولانا الحاج قاری محمد امانت رسول قادری رضوی برکاتی

سربراہ اعلیٰ الجامعۃ الرضویہ مدینۃ الاسلام ہدایت نگر بھوڑے خاں پیلی بھیت شریف





ناشر

رضا اکیڈمی

۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۔ ۹

۷۸۶/۹۲

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدّد اعظم دین و ملّت

الحاج الشاہ مولانا امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے

مشہور زمانہ سلام مصطفیٰ جان رحمت پہ

# لاکھوں سلام پر تضمین

مصنّف

خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند و خلیفۂ قطب مدینہ و خلیفۂ حضور احسن العلماء و خلیفۂ حضور مجاہد ملت

حسان الہند حضرت مولانا الحاج الشاہ **قاری محمد امانت رسول** صاحب قادری برکاتی رضوی

سربراہِ اعلیٰ:۔ الجامعۃ الرضویہ مدینۃ الاسلام ہدایت نگر بھوریخاں پیلی بھیت شریف

---☆ ناشر ☆---

**رضا اکیڈمی**

۵۲/دوم کارڈ اسٹریٹ ممبئی نمبر ۹

نام کتاب:- لاکھوں سلام پر تضمین

نام مصنف:- مولانا الحاج قاری محمد امانت رسول قادری رضوی برکاتی پیلی بھیتی

کمپوزنگ:- قاری محمد عاشق رضا قادری برکاتی امانتی مدناپوری

ناشر:- رضا اکیڈمی ۵۲/دوم کارڈ اسٹریٹ ممبی نمبر ۹

سن طباعت:- ۲۸/اکتوبر ۲۰۰۹ء

تعداد:- ایک ہزار

قیمت:-

---☆ ملنے کا پتہ ☆---

قاری امانت دارالکتب

ہدایت نگر پیلی بھیت شریف، یوپی، الھند

۹۴۱۱۹۷۷۶۱۲ ☆ ۹۴۱۱۹۷۷۶۱۱ ☆ ۹۴۱۱۹۷۷۶۱۰

# تقریظ نورانی

اولاد امجد مخدوم مشائخ مارہرہ مطہرہ سلطان الاولیا شیخ الشیوخ حضرت علامہ میر سید عبدالواحد بلگرامی قدس سرہٗ السامی عظیم المرتبت شیخ الفضیلت عارف باللہ بقیۃ السلف حجۃ الخلف

حضرت علامہ مولانا مولوی قاری حکیم سید شاہ آل محمد ستھرے میاں صاحب قبلہ واحدی واسطی

سجادہ نشین خانقاہ عالیہ واحدیہ بلگرام شریف (یو۔پی)

خلیفہ مفتیٔ اعظم ہند قدس سرہٗ حضرت مولانا الحاج حافظ قاری محمد امانت رسول صاحب نے اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے مشہور زمانہ سلام مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام کی تضمین کی فقیر آل محمد ستھرے میاں نے انہیں کی آواز میں سنا۔ کیا عرض کروں کلیجہ و دل کھنچے جارہے تھے میں دعا گو ہوں کہ اللہ ان کے ہر امر میں نعمت و برکت عطا فرمائے آمین۔ میں حضرت قاری صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں ان کی تضمین و بندش پر اور حضرت مخدوم سیدی میر عبدالواحد صاحب واسطی قدس سرہٗ کے سلسلۂ چشتیہ کی نیز دیگر سلاسل داوراد و ظائف کی اجازت دیتا ہوں۔

فقیر سید آل محمد ستھرے میاں کان اللہ لہٗ

سجادہ نشین خانقاہ واحدیہ بلگرام شریف

۱۵ ر محرم الحرام ۱۴۱۵ھ

# تقریظ جہانگیری

استاذ العلما بحر العلوم تلمیذ و خلیفہ مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ مولانا الحاج حافظ قاری **مفتی جہانگیر محمد احمد** صاحب قبلہ مدظلہ العالی

مفتی راجستھان سابق شیخ الحدیث دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف۔

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم حَامِداً وَّ مُصَلِّیًا وَ مُسَلِّماً اَلْحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِیْن. المتعال الکبیر فقیر بذنبہ اسیر محمد احمد المعروف جہانگیر غفرلہٗ ولابائہٖ الجم الغفیر ربہ الغافر وسلمہٗ جناب الحاج قاری محمد امانت رسول خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند بل مفتی عالم کی تضمین ضمینِ علےٰ سلام معروف فیِ العالَم مبین من سیدنا اعلیٰحضرت مجددِ اعظم لِلدّین المتین سے آنکھوں کو منور کیا ماشاءاللہ یہ تضمین خوب اعلیٰ و بالا پایا تضمین مُشَرّح اور قلب کو مطمئن کرنے والا بدرجہٗ اولےٰ ہوا۔

فقط وَالدّعاء والسّلام المبارکیْن قالہ بغمہ و رقمہ بقلمہ محمد احمد المعروف جہانگیر غفرلہٗ ولآبائہٖ

باول ربیع النور ۱۴۱۵ھ

# تقریظ نوری

نبیرۂ اعلیٰحضرت نبیرۂ استاد زمن علامہ حسن برادر زادہ حضور مفتی اعظم ہند شیخ العلماء

حضرت علامہ مولانا الحاج **مفتی محدث تحسین رضا** خانصاحب رضوی مدظلہ العالی

کانکرٹولہ بریلی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ عزیز گرامی قدر جناب الحاج قاری محمد امانت رسول صاحب قادری رضوی نوری سلّمہٗ، خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند قبلہ قدس سرہٗ کی تضمین جو انہوں نے سلام اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کی ہے میں نے دیکھی۔ اعلیٰحضرت کے ہر شعر سے پہلے تین مصرعے قاری صاحب نے لگائے ہیں جو صاف شستہ سلیس اردو زبان میں ہیں اور اعلیٰحضرت کے شعر کے مفہوم کو بڑی حد تک واضح کرتے ہیں۔ یہ قاری صاحب کی ایک ایسی کوشش ہے جو بہر طور لائق ستائش ہے۔ اہل ذوق جانتے ہیں کہ تضمین بہت دشوار کام ہے۔ اچھی تضمین کہنا اور اسکی ذمہ داریوں سے عہدہ براہونا ایک امر دشوار ہے قاری صاحب سلمہٗ نے بفیض حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان اسمیں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ رب کریم اسکا بہتر صلہ قاری صاحب کو عطا فرمائے اور اس تضمین کو مقبول خاص وعام بنائے۔ آمین ثم آمین

کتبہ تحسین رضا غفرلہٗ

# تضمین لاکھوں سلام پر

## منظوم تصدیق

شہزادۂ حضور سیّد العلماء مخدوم اہل سنّت تاج الشعراء

حضرت علاّمہ سیّد شاہ **آلِ رسول حسنین نظمی میاں** صاحب برکاتی مدظلہ العالی

سجادہ نشین درگاہ برکاتیہ نوریہ امیریہ، مارہرہ مطہرہ۔

اعلیٰ حضرت نے لکھا ہے جامع سلام
جس کی برکت میں کیا ہو کسی کو کلام

چاہے ہندوستاں ہو یا بیت الحرام
سینوں میں پڑھا جائے ہر صبح و شام

ایک ایک شعر میں ہے ادب ہی ادب
ہر سطر میں بیاں نعت شاہ عرب

اس کا پڑھنا ہو انعام رب کا سبب
خوش ہوں آقا بھی اور خوش ہو آقا کا رب

اس میں آقا کا نورانی حلیہ بھی ہے
عظمت مصطفیٰ کا یہ شیشہ بھی ہے

عاشقان نبی کا وظیفہ بھی ہے
اور حصول ارم کا ذریعہ بھی ہے

مصطفیٰ جان رحمت جو سنی کہیں
دیو بندی وہابی کے سینے جلیں

سنّی کہلانے والے بھی پڑھنے نہ دیں
پھر بھی آقا کے مستانے پڑھتے رہیں

ایک عاشق ہیں قاری امانت رسول
گلستان رضا کی ارادت کے پھول

رب کی رحمت کا ان پر ہوا جو نزول
ہوئی تضمیں سلام رضا پر قبول

اس کا ہر شعر شرح کلام رضا
اس سے واضح ہوا ہے مقام رضا

پڑھیے تضمین کے سنگ سلام رضا
اونچا ہی ہوتا جائے گا نام رضا

یہ مقفّٰی بھی ہے اور مسجّع بھی ہے
یہ مجلّٰی بھی ہے اور مرصّع بھی ہے

صنفِ تضمین کا یہ مرقّع بھی ہے
یہ محبت عقیدت کا مرجع بھی ہے

ہے مزیّن حسیں استعارات سے
نعتیہ شاعری کے کمالات سے

قاری صاحب کے علمی مقالات سے
نغمگی اور فنّی حسابات سے

مصطفائے رضا کا یہ فیضان ہے
اعلیٰ حضرت کے در کا یہ احسان ہے

قاری صاحب کے دل کا یہ ارمان ہے
بخششِ آخرت کا یہ سامان ہے

نقشِ ثانی چھپے گا جو تضمین کا
ایک بڑا کام ہو جائے گا دین کا

ذکر ارفع ہو طٰہٰ و یاسین کا
ہو دعا پر میری نعرہ آمین کا

نظمی جی نے یہ کہہ کر قلم کو رکھا
قاری صاحب کو رب سے عطا ہو صلہ

**سید آل رسول حسنین میاں نظمی برکاتی،**

سجادہ نشین درگاہ برکاتیہ نوریہ امیریہ، مارہرہ مطہرہ۔

# لاکھوں سلام پر تضمین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ ھُوَ اَبْھٰی مِنَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حَسَنَاتِ اَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَر وَصَلِّ وَ سَلِّمْ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نَبَاتِ الاَرْضِ وَ اَوْرَاقِ الشَّجَرِO

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی علیہ وَ سَلَّمَا

وَ عَلیٰ ذَوِیْہِ وَاٰلِہ اَبَدَالدُّھُوْرِ وَ کَرَّمَا

مصطفےٰ شانِ رحمت پہ لاکھوں سلام ‏ مصطفےٰ کانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

پڑھیئے ذیشان رحمت پہ لاکھوں سلام ‏ مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام ‏ مصطفےٰ جان امت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ خلقت پہ لاکھوں سلام ‏ مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

صاحب التاج ومعراج ولوح وقلم ‏ ہیں جمیل الشیم ہیں شفیع الامم

ہیں وہ شافع مشفع خدا کی قسم ‏ شہر یار ارم تاجد ار حرم

نو بہار شفاعت پہ لاکھوں سلام

میرے آقاؤ مولا پہ دائم درود    دونوں عالم کے دولہا پہ دائم درود
یعنی یٰسین و طٰہٰ پہ دائم درود    شب اسرائی کے دولہا پہ دائم درود
نوشہِ بزم جنت پہ لاکھوں سلام

یا رسول خدا آپ کے حکم پر    کلمہ پڑھتے شجر بولتے تھے حجر
پیڑ پودے بھی چلتے تھے مثلِ بشر    صاحب رجعت شمس و شق القمر
نائب دست قدرت پہ لاکھوں سلام

پہنچا بوجہل پیشِ شہ مرسلیں    بولا مٹھی میں کیا ہے بتا شاہ دیں
کلمہ پڑھنے لگے سنگریزے وہیں    عرش تا فرش ہے جسکے زیر نگیں
اسکی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

تاجداروں کے آقا پہ بیحد درود    غم کے ماروں کے آقا پہ بیحد درود
بے سہاروں کے آقا پہ بیحد درود    ہم غریبوں کے آقا پہ بیحد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

جسکے اعجاز سے بے زباں بول اٹھیں    جانور پیڑ پودے بھی سجدہ کریں
جسکی تعظیم میں سب ملائک جھکیں    جسکے آگے سرِ سروراں خم رہیں
اس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام

جسکے سر ہر فضیلت کا سہرا رہا    انبیا کی امامت کا سہرا رہا
اور ختم نبوت کا سہرا رہا    جسکے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

اِنّیْ اَسْمَعُ حدیثِ شہ قس و جلی ۔۔۔ کُنْتُ اَسْمَعُ سُجُوْدَ الْقَمَرْ جنکی شاں
قولِ فاروق میں جن کے جلوے عیاں ۔۔۔ دور و نزدیک کے سننے والے وہ کاں
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

۱ حضور پُر نور رحمتِ عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی قوت سامعہ بے نظیر ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے فرمایا اِنّی اَرٰی مَالاَ تَرَوْنَ وَ اَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ (ترمذی۔ خصائص) ترجمہ میں وہ دیکھتا ہوں جو کوئی نہیں دیکھتا اور وہ سنتا ہوں جو کوئی نہیں سنتا۔ حضور پُر نور تاجدار مدینہ سرور قلب وسینہ علیہ وعلیٰ الہٖ الصّلاۃ والسلام والتحیہ فرماتے ہیں۔ اَسْمَعُ صلاۃ اہل محبتی وتعرض علی صلاۃ غیر ہم عرضا (دلائل الخیرات) ترجمہ اہل محبت کا درود میں خود سنتا ہوں اور دوسروں کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ ۲ محبوب رب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَقَدْ کُنْتُ اَسْمَعُ سُجُوْدَ الْقَمَرِ امام العرش وانا فی ظلمۃِ الاحشاء (نزہتہ المجالس) ترجمہ بیشک میں چاند کے سجدے کی آواز عرش کے روبرو سنتا تھا اس وقت جبکہ میں شکم مادر میں تھا

۳ امیر المومنین فاروقِ اعظم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرزمین روم میں مجاہدین اسلام کا ایک لشکر بھیجا۔ پھر کچھ دنوں کے بعد بالکل ہی اچانک مدینہ منورہ میں نہایت ہی بلند آواز سے آپ نے دو مرتبہ فرمایا یَالَبَّیْکَاہُ یَالَبَّیْکَاہُ (یعنی اے شخص میں تیری پکار پر حاضر ہوں) اہل مدینہ حیران رہ گئے اور انکی سمجھ میں کچھ بھی نہ آیا کہ امیر المومنین کس فریاد کرنے والے کی پکار کا جواب دے رہے ہیں۔ لیکن جب کچھ دنوں کے بعد وہ لشکر مدینہ منورہ واپس لوٹا اور اس لشکر کا سپہ سالار اپنی فتوحات اور اپنے جنگی کارناموں کا ذکر کرنے لگا تو امیر المومنین نے فرمایا کہ ان باتوں کو چھوڑ دو پہلے یہ بتاؤ کہ جس مجاہد کو تم نے دریا میں اتارا تھا اور اس نے یا عُمَرَاہُ یا عُمَرَاہُ (اے میرے عمر میری خبر لیجئے) پکارا تھا اس کا کیا واقعہ تھا۔ سپہ سالار نے فاروقی جلال سے ہم کر کانپتے ہوئے عرض کیا کہ امیر المومنین مجھے اپنی فوج کو دریا پار اتارنا تھا اس لئے میں نے پانی کی گہرائی کا اندازہ کرنے کے لئے اسکو دریا میں اترنے کا حکم دیا۔ چونکہ موسم بہت ہی سرد تھا اور زوردار ہوائیں چل رہی تھیں۔ اس لئے اسکو سردی لگ گئی۔ اور اس نے دو مرتبہ زور زور سے یا عُمَرَاہُ یا عُمَرَاہُ کہہ کر آپ کو پکارا پھر

یکا یک اُسکی روح پرواز کرگئی خدا گواہ ہے کہ میں نے ہرگز ہرگز اسکو ہلاک کرنے کے ارادے سے دریا میں اترنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ جب اہل مدینہ نے سپہ سالار کی زبانی یہ قصہ سنا تو اُن لوگون کی سمجھ میں آگیا کہ امیر المومنین نے ایک دن جو دو مرتبہ یَالَبَّیْکَاہ یَالَبَّیْکَاہ فرمایا تھا در حقیقت یہ اسی مجاہد کی فریاد و پکار کا جواب تھا۔ (ازالۃ الخفاء و کرامات صحابہ ص ۶۸)

امیر المومنین نے اس وفات پانے والے سپاہی کی فریاد کو سیکڑوں میل کی دوری سے سن لیا اور اسکا جواب بھی دیا۔ اس روایت سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام اولیاء عظام سیکڑوں میل دور کی آوازوں کو بھی سن لیتے ہیں اور فریادی کی پکار کا جواب بھی دیتے ہیں۔ کہاں ہیں وہ لوگ بد عقیدہ جو کہتے ہیں نبی کو پیٹھ پیچھے کی بھی خبر نہیں توبہ توبہ وہ لوگ نبی کریم ﷺ کے غلام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اس واقعہ کو پڑھیں اور اپنے گندے عقیدے سے توبہ کریں۔ جب نبی کے غلاموں کے علم غیب و امداد کا یہ حال ہے تو آقائے مدینہ سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے علوم کا کیا عالم ہوگا۔ اعلیٰحضرت سرکار قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔

فریادِ اُمتی جو کرے حالِ زار میں ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو

عرشِ اعلیٰ جھکا لوح و کرسی جھکی باغِ فردوس کی زیب و زینت جھکی

جنکی تعظیم میں ساری خلقت جھکی جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی

ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

ابنِ بو جہل نے تیرا کلمہ پڑھا گونگا بیٹا ببانگِ دہل بول اُٹھا

کفر فاروقِ اعظم کا دم میں چھٹا جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا

اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

ریاض الازہار، میں مرقوم ہے کہ ایک دن رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دریا کے کنارے بیٹھے تھے اور عکرمہ بن ابی جہل وہاں حاضر تھا اس نے کہا کہ اگر تم دعوئے نبوت میں صادق ہو تو بلاؤ اس پتھر کو جو دریا کے دوسرے کنارے پر ہے کہ اس جانب دریا کے آئے اور پانی میں ڈوبنے پائے پس اشارہ فرمایا رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے اسکی طرف وہ پتھر وہاں سے تیرتا ہوا ادھر کو چلا آیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑا ہو کر آپ کی رسالت کی شہادت دی اور بحکم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہاں سے آیا تھا پھر وہیں چلا گیا اور پانی نے ذرا بھی اس کو نہ ڈبویا حضرت عکرمہ یہ حال دیکھ کر مشرف با اسلام ہوئے۔
(قرۃ العین ص ۲۶)

پڑھیئے واللیل پر والضحیٰ پر درود ۔۔۔ پڑھیئے آئینہ کبریا پر درود
شاہ طیبہ کی ہر ہر ادا پر درود ۔۔۔ نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام
روشنی شب میں لاٹھی سے آنے لگی ۔۔۔ لکڑی تلوار کا کام کرنے لگی
سوئی ملجائے جب مسکرانے لگے ۔۔۔ جس سے تریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

۵ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں اسید بن حضیر اور عباد بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے باتیں کرتے تھے کہ رات ہوگئی اور نہایت تاریکی تھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے اُٹھتے ہی ایک کی لاٹھی روشن ہوگئی جب راہ دونوں کی متفرق ہوئی تو دوسرے کی لاٹھی بھی روشن ہوگئی یہاں تک کہ دونوں صاحب اپنے اپنے گھر ان لاٹھیوں کی روشنی میں پہنچ گئے۔ (الکلام الاوضح ۲۴۵)

۶ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی تلوار لڑائی میں ٹوٹ گئی حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک لکڑی دی کہ تلوار کا کام دیتی تھی۔ (الکلام الاوضح ۲۴۸) جنگ احد کا یہ واقعہ ہے ناظرین دیکھیئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی لکڑی کو تلوار بنا دیا لکڑی کو لوہا کر دیا شئے کی حقیقت کو بدل دیا۔ کیا ہمسری کے دعویداروں کے ہاتھ بھی تبدیل اعیان پر قادر ہیں؟ ایک مرتبہ جنگ بدر میں حضرت عکاسہ بن محصن کی تلوار ٹوٹ گئی انکو بھی ایک لکڑی عنایت ہوئی کہ تلوار کی طرح کاٹ کرتی۔

افضل الانبیاء ہیں مسیحا کی جاں      جانے کیا کوئی شاہ مدینہ کی شاں
پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں      اک اشارے میں مردوںکولوٹائیں جاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

پیارے پیارے بیاناتِ وحیِ خدا      جسکی نوری روایات وحی خدا
وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا      ہیں احادیث آیات وحی خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

اس کو جنت کی کیاری نہ کیوں ہم کہیں      جس جگہ ذکر مولا کی ہوں محفلیں
وہ زباں جسکو سب کن کی کنجی کہیں      جس کے فرماں پہ قربان سب جنتیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

حکم[۷] پاتے ہی بادل برسنے لگیں      کوئی کیا جانے سرکار کی عظمتیں
وہ زباں جسکو سب کن کی کنجی کہیں      شیریں[۸] ہوجائیں واللہ کھاری کنویں
اُسکی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

۷ حضورِ اکرم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سن مبارک آٹھ برس کا تھا۔ اور بعض نے نو دس اور چھ برس بھی کہا ہے کہ حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انتقال فرمایا اور قبل وصال ابو طالب کو کہ حضور اقدس علیہ الصلاۃ والسلام کے سگے چچا تھے بلا کر حضور کو ان کی کفالت میں دیا اور وصیت فرمائی کہ نہایت حفاظت سے یہ خدمت انجام دینا۔ ابو طالب کے زمانہ کفالت میں ایک بار قحط اعظم پڑا اور انہوں نے بھی اپنے والد ماجد حضرت سیدنا عبد المطلب کی سنت کے مطابق حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک کعبہ سے لگا کر بارگاہ باری تعالیٰ میں اس کے حبیب رؤف ورحیم علیہ الصلاۃ وتسلیم کو نزولِ بارانِ رحمت کے لئے وسیلہ پکڑا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف اپنی انگشت مبارک سے اشارہ فرمایا باوجودیکہ

آسمان میں ابر کا نشان بھی نہ تھا مگر بہ مجرد اشارہ ابر رحمت گھر آیا اور اس قدر برسا کہ میدان پانی سے لبریز ہو گئے اور نہریں جاری ہو گئیں۔ (اصح التواریخ ص ۱۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے زمانہ مبارک میں ایک سال قحط پڑا جمعہ کے دن حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے ایک بادیہ نشین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہلک المال وجاع العیال مال ہلاک ہوا اور عیال بھوکے ہیں۔ ہمارے لئے دعا کیجئے۔ آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اسوقت آسمان میں کہیں بادل کا ٹکڑا تک نہ تھا۔ اس ذات کی قسم جسکے ہاتھ میں میری جان ہے حضور اقدس دعا سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ پہاڑ جیسے بادل سے ابھر آئے خطبہ ختم کر کے آپ ممبر سے اترے بھی نہیں تھے کہ میں نے آپ کی مقدس داڑھی سے برستی بارش کے قطرے ٹپکتے دیکھے۔ آٹھ دن خوب مینھ برسا۔ دوسرے جمعہ کو پھر اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مکان گرے جاتے ہیں اور مال ڈوب گیا ہمارے لئے دعا کیجئے۔ حضور نبی کریم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا الٰہی ہمارے ارد گرد برسے اور ہمیں چھوڑ دے اور حضور نے جس طرف اشارہ کیا بادل اسی طرف ہٹ گیا۔ یہاں تک کہ مدینہ سے مینھ کھل گا اور وادی قنادہ میں مہینہ بھر پانی جاری رہا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضور نے دعا فرمائی کہ ہم پہ نہ برسے اے اللہ ٹیلوں اور وادیوں کے بطون اور درختوں کے اگنے کے مقامات پر برسے۔ راوی کہتے ہیں کہ دعا کرنے کی دیر تھی کہ بادل پھٹ گیا۔ اور ہم دھوپ میں چلتے ہوئے مسجد سے نکلے (رواۃ البخاری ومسلم۔ الکلام الاوضح وجامع کرامات اولیا وشواہد النبوۃ)

۸۔ حضرت زبیر بن بکار رضی اللہ عنہ اس روایت کو پوری سند سے تخریج کرتے ہیں کہ غزوۂ ذی قرد میں حضور اقدس علیہ الصلاۃ والسلام نے ایک چشمہ پر نزول اجلال فرمایا صحابہ نے عرض کی حضور اس چشمہ کا نام بیسان ہے اس کا پانی کھاری ہے۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا بَلْ هُوَا نُعْمَانُ وَهُوَا طَيِّبٌ فَغَيَّرَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ تعالیٰ عَلَيْهِ وَ سَلَّم الاِسْمَ وَ غَيَّرَ اللهُ الْمَاءَ۔ ترجمہ: نہیں اس کا نام نعمان ہے اُس کا پانی میٹھا ہے صحابہ کہتے ہیں کہ حضور نے چشمہ کا نام بدل دیا اور اللہ تعالیٰ نے پانی کا ذائقہ بدل دیا۔ (خصائصِ مصطفیٰ) ایک قوم نے شکایت کی کہ ہمارے کنویں کا پانی نہایت کھاری ہو گیا۔ اور حضرت انس کا کنواں بہت کھاری تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب دہن مبارک اسمیں ڈالا ایسا شیریں

ہو گیا کہ مدینہ منورہ میں کوئی کنواں اس سے زیادہ شیریں نہ تھا۔ ایک کنویں میں آپ نے لعابِ دہن اقدس ڈالا اسکے پانی سے مشک کی خوشبو آنے لگی۔ (الکلام الاوضح ص ۲۵۰)

قبر میں ایک لڑکی کو زندہ کریں — اور دو بیٹے جابر کے مر کر جئیں
سوکھے پیڑوں میں میوے لٹکنے لگیں — وہ زباں جسکو سب کن کی کنجی کہیں!
اُسکی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

۳۔ امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک شخص کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نے کہا اگر آپ میری لڑکی کو زندہ کردیں تو ایمان لے آؤں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسکے ہمراہ اسکی بیٹی کی قبر پر پہنچے اور اس لڑکی کا نام لے کر آواز دی لڑکی زندہ ہوگئی اس نے کہا لَبَّیْکَ وَ سَعْدَ یْکَ یَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ تعالیٰ علیک و سلم حضور نے فرمایا کہ تو چاہتی ہے کہ دنیا میں پھر آئے۔ لڑکی نے کہا نہیں۔ یارسول اللہ میں نے عقبیٰ کو دنیا سے اور خدا کو ماں باپ سے زیادہ مہربان پایا (قرۃ العین وخصائص مصطفیٰ)

۴۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ اگر کوئی دعوت کرتا تھا تو آپ رد نہ فرماتے۔ ایک دن آپکو حضرت جابر نے دعوت دی تو آپ نے فرمایا فلاں دن آنا۔ جب مقرر دن آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے۔ انہوں نے حضور اقدس کو اپنے گھر دیکھا تو بہت مسرور ہوئے اور خوشی وشادمانی کے عالم میں مشک آمیز پانی کا چھڑکاؤ کیا اور شاداں فرحاں آپکے پاس آئے اور آپ کو اندر تشریف لانے کے لئے عرض کی آپ اندر آئے تو حضرت نے بکری کا بچہ ذبح کیا اور پھر اسے پکانے کا بندوبست کرنے لگے۔ حضرت جابر کے دو بیٹے تھے بڑے نے چھوٹے سے کہا تجھے بتاؤں ہمارے والد نے ہمارے میمنے کو کس طرح ذبح کیا۔ اس نے چھوٹے کو زمین پر لٹا کر اسکے گلے پر چھری چلادی اور ذبح کر دیا۔ جب حضرت جابر کی بیوی نے اسے دیکھا تو دوڑ کر اسکی طرف آئیں لیکن وہ خوف سے مکان کی چھت پر چڑھ گیا۔ ماں اسکے پیچھے پیچھے آرہی تھیں جنکے خوف سے بچہ ڈر کر چھت سے گر گیا اور گرتے ہی واصل بحق ہو گیا۔ وہ

صابرہ رضی اللہ عنہا اس واقعہ فاجعہ پر قطعاً نہ روئیں بلکہ صبر کیا۔ اور دونوں بچوں پر ایک ایک کپڑا اڑالدیا اور کسی کو اس حادثے کی خبر ہونے نہ دی۔ کھانا پکا کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے رکھا گیا تو آقا نے بیٹوں کو طلب فرمایا۔ حضرت جابر نے عرض کیا وہ اسوقت موجود نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ انکے ساتھ کھایا جائے۔ جب اپنی اہلیہ سے جاکر حضرت جابر نے دوبارہ پوچھا تو انہوں نے روکر بچوں کی لعشوں سے کپڑا اٹھا کر سارا واقعہ کہہ سنایا۔ دونوں روتے روتے حضور اقدس کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کی لعشوں کے پاس تشریف لائے اور کچھ پڑھا دعا کی اسی وقت بحکم ربی اور بمعجزہ مصطفوی دونوں بچے زندہ ہو گئے۔

۵ زمخشری نے کتاب ربیع الابرار میں ام معبد کی خالہ زاد ہبن ہند سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے خیمہ میں آرام فرمایا تھا۔ جب بیدار ہوئے تو پانی مانگا اور ہاتھ دھوئے کلی کر کے پانی پاس ہی ایک درخت کی جڑ پر پھینک دیا۔ صبح ہوئی تو ہم نے دیکھا کہ وہاں ایک سرسبز وتناور درخت اگا ہوا ہے۔ اور پھل سے لدا ہوا ہے۔ جس سے خوشبو آرہی ہے۔ اس کا پھل شہد سے زیادہ میٹھا تھا۔ جسے اگر بھوکا کھاتا تو سیر ہو جاتا اگر پیاسا کھاتا تو اسکی تشنگی دور ہو جاتی اگر بیمار کھاتا تو شفایاب ہو جاتا۔ جو بھیڑ بکری اسکے پتے کھاتی پُر شیر ہو جاتی۔ ہم نے اس درخت کا نام مبارکہ رکھا تھا۔ لوگ دور دور سے ہمارے پاس بیماروں کو لے کر آتے جو اس کا پھل کھاتے شفایاب ہو جاتے۔ ایک دن ہم نے دیکھا اسکے تمام پتے خزاں دیدہ ہو کر زمین پر آگرے ہیں۔ ہمیں بہت افسوس ہوا۔ ناگاہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کی خبر ملی۔ اسکے بعد کے تیس سال بعد ہم نے دیکھا کہ اسکے تنے سے ٹہنیوں تک کانٹے ہی کانٹے ہیں اور پھل جھڑ گئے ہیں۔ اسی دن حضرت سیدنا علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر ملی۔ اسکے بعد پھر اسے پھل نہیں لگا۔ ہم اسکے پتوں سے نفع اندوز ہوتے رہے۔ ایک دن ہم اٹھے تو دیکھا اس کے تنے سے خون بہ رہا تھا۔ اسکے پتے مرجھا گئے تھے ہم بہت محزون ومغموم ہو گئے۔ ناگاہ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر ملی اسکے بعد وہ درخت سوکھ گیا اور گر گیا۔ زمخشری نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا ہے۔ (شواہد النبوۃ) سوکھے درخت پھل دینے لگے۔ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق حضرت عمر فاروق حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو لے کر ابو الہیثم بن التیہان کے گھر گئے۔

اس نے دیکھ کر کہا مرحبا یا رسول اللہ میری دلی خواہش تھی کہ حضور انوار اپنے اصحاب کے ساتھ میرے گھر تشریف لائیں۔ پھر آپ نے نگاہ اٹھائی تو دیکھا کہ ابوالہثیم کے گھر کے کونے میں ایک کھجور کا درخت تھا۔ ابو الہثیم سے پوچھا اگر اجازت ہو تو ہم چند کھجوریں کھالیں۔ اس نے بتایا مدت ہوئی اس پر کبھی پھل نہیں آیا اب آپکو اختیار ہے۔ حضور نے فرمایا اللہ خیر و برکت دے گا پھر علی کو آپ نے حکم دیا کہ پانی کا ایک پیالہ لائیں جب پانی آیا تو آپ نے تھوڑا سا پانی کلی کر کے اس درخت پر پھینکا اسی وقت اس کھجور کے درخت سے خوشے لٹکنے لگے۔ بعض بڑی بڑی کھجوریں تھیں۔ آپ نے بتایا یہ باغ جنت کی کھجوریں ہیں جو قیامت کے دن ملیں گی یہ وہ نعمتیں ہیں کہ قیامت کے دن ان کا حساب ہوگا۔ (شواہد النبوۃ)

خونؔ۶ بند کردیں اور آنکھ اچھی کریں — اللہ اللہ یہ طاقتیں قدرتیں

وہ زباں جسکو سب کن کی کنجی کہیں — مُشتِؔ۷ بوجہل میں کنکری بول اٹھیں

اسکی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

بکریؔ۹ زندہ ہو بے دودھ کی دودھ دیں — حکمؔ۸ پاے ہی پتھر شجر چل پڑیں

وہ زباں جسکو سب کی کنجی کہیں! — والدہ بو ہریرہ کی کلمہ پڑھیں

اسکی ناقد حکومت پہ لاکھوں سلام

۶ حضرت حارث بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تلوار کا زخم اپنے ساتھ والوں کے ہاتھ سے کعب بن اشرف یہودی کا سر کاٹتے وقت لگ گیا کسی تدبیر سے خون نہ تھمتا تھا۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست مبارک لگا دیا فوراً آرام ہوگیا۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ایک نابینا نے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنی نابینائی کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ وضو کر و مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ کر پھر یہ دعا پڑھو۔ اللّٰھم انی اسئلک و اتوجه الیک نبیک محمد نبی الرحمه یا رسول الله انی اتو جه بک الیٰ ربی فتجلی لی عن بصری اللهم شفعه نی و شفعنی فی نفسی۔

ترجمہ: خدا کی قسم ہم بیٹھے رہے بلکہ بہت گفتگو نہ کرنے پائے کہ وہ ایسے بینا ہو گئے گویا کبھی نابینا نہ تھے۔

۷ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ابو جہل نے کہا اگر تم سچے پیغمبر ہو تو میرے ہاتھ کی چیز بتلا دو حضور عالم ماکان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے ہاتھ میں چھ کنکریاں ہیں سن کہ کیا کہتی ہیں۔ غور سے سنا تو ہر سنگریزے سے کلمہ کی آواز آتی تھی ملعون نے طیش میں آکر ان کو ہاتھ سے پھینک دیا اور حضور سے کہا تم بڑے جادوگر ہو۔ (الکلام الاوضح)

۸ ایک اعرابی نے آپکی پیغمبری پر گواہی مانگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کو بلایا اس نے حاضر ہوکر تین بار گواہی دی۔ اسطرح رکانہ پہلوان نے آپ سے معجزہ طلب کیا آپ نے درخت سمرہ کو وہاں تھا بلایا بیچ میں سے چرا اور ایک ٹکڑا اسکا آکر آپ کے اور رکانہ کے بیچ کھڑا ہو گیا، رکانہ نے کہا معجزہ تو خوب دکھایا اب اسے بھیجد و آپ نے فرمایا چلا جا آپ کے حکم سے درخت اپنی جگہ پر چلا گیا اور دوسرے ٹکڑے سے مل کر پھر درخت ہو گیا مگر رکانہ مسلمان نہ ہوا اور کہا اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو مکے کی عورتیں کہیں گی کہ رکانہ ڈر کے مسلمان ہو گیا۔

۹ امام ابونعیم کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ الہٖ وصحبہٖ اجمعین کیلئے ایک بکری ذبح کی اور اسکو پکایا۔ اور خدمت اقدس میں لیکر حاضر ہوئے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جابر اپنی قوم کو بھی بلالو حضرت جابر نے حکم کی تعمیل کی۔ سب نے پیٹ بھر کر کھایا مگر کھانا اسی طرح باقی رہا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے یہ فرما دیا تھا کہ کوئی شخص گوشت کی ہڈی نہ توڑے اور نہ پھینکے۔ چنانچہ سب کھا چکے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام ہڈیوں کو جمع کرنے کا حکم دیا۔ تمام ہڈیاں ایک لگن میں جمع کر دی گئی۔

**فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ لَمْ اَسْمَعْهُ فَاِذَا بِشَاةٍ قَدْ فَانْتَفَضَ ذَنَبُهَا.**

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن ہڈیوں پر اپنا دست مبارک رکھا اور لب جاں بخش کو حرکت دی جس کو ہم نہ سن سکے چنانچہ بکری اپنی دم ہلاتی ہوئی زندہ ہو گئی۔

حضرت امام بیہقی سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ کھانے کی ضرورت ہوئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں دریافت فرمایا مگر کچھ نہ پایا۔ اتفاق سے ایک پٹھوری نظر آئی جو ابھی حاملہ نہ ہوئی تھی تو حضور ﷺ نے اسکے تھنوں پر دست مبارک پھیر دیا بکری کے تھن دودھ سے بھر گئے پھر آپ نے حاضرین مجلس کو دودھ سے

سیراب فرمایا۔ (خصائص مصطفےٰ) بغوی نے شرح السنہ میں ابن عبدالبر نے استیعاب میں اور ابن جوزی نے کتاب الوفا میں حزام ہشام سے اس نے اپنے دادا جیش بن خالد سے کہ ام معبد کے بھائی ہیں روایت کی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ام معبد کے خیمہ میں ایک بکری دیکھی فرمایا اس کا کیا حال ہے؟ عرض کیا کمزوری کے سبب بکریوں کے ساتھ نہ جا سکی۔ فرمایا دودھ دیتی ہے؟ عرض کیا اس میں دودھ دینے کی طاقت کہاں۔ فرمایا اگر اجازت ہو تو میں اسے دوہوں۔ عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اس کے دودھ دیکھئے دودھ لیجئے۔ آپ نے اپنا ہاتھ اسکے تھنوں پر لگایا۔ اور خدا کا نام لے کر دعا کی اسی وقت بکری نے دھوانے کیلئے پاؤں پھیلا دیئے۔ اور جگالی کر کے دودھ اتار لائی، آپ نے ایک بڑا برتن جو ایک قوم کا پیٹ بھر دے لبالب بھر لیا یہاں تک کہ جھاگ باہر نکلے اور ام معبد اور اپنے ساتھ والوں کو سیر کر کے پلایا پھر وہ برتن بھر کر دودھ دوہا اور دودھ اسکے تھنوں میں باقی رہ گیا مواہب لدنیہ میں لکھا ہے کہ وہ بکری حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے تک جیتی رہی جب انکے زمانے میں قحط پڑا دودھ عالم میں عنقا ہو گیا مگر وہ بدستور دودھ دیتی رہی (سرور القلوب)

۱۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کفر میں نہایت شدت رکھتی تھیں۔ ایک دن انہوں نے رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس امر کی شکایت کی اور دعا چاہی۔ آپ نے فرمایا اللھم اھدام ابی ہریرہ خدایا ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت کر جب ابو ہریرہ اپنے گھر گئے تو کواڑ بند پائے اور نہانے کی آواز سنی۔ اُن کی ماں نے نہانے کے بعد انکو گھر میں بلایا اور کہا اشھد ان لا الہ الا للہ واشھد ان محمد رسول للہ (جل و علا و صلی اللہ علیہ وسلم) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے کہ خوشی سے ان کے آنسو نکل پڑے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کا سلام اور اسلام کا حال عرض کیا۔ (الکلام الاوضح)

---

ہوئی جُدا پیڑ سے ٹہنی خوشے چلیں حکم فرمادیں پیڑوں میں پھر جا ملیں
شیر کھائے عُتبہ کو چند روز میں وہ زباں جسکو سب کن کی کنجی کہیں
اسکی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

لڑکی مبروص ہو فلتکن [13] گر کہیں　　ابن بو العاص [14] سے کُن کذالِکْ کہیں

اورسُراقہ [15] کے گھوڑے کے پاؤں دھنسیں　　وہ زباں جسکو سب کن کی کنجی کہیں

اُسکی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

---

[11]: حضور مالک دارین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یک جنگل میں تشریف لے گئے ایک درخت کی ٹہنی کو بلایا بمجرد آپ کے بلانے کے وہ شاخ درخت سے جدا ہو کر آپ کے پاس آئی اور دیر تک کھڑی رہی پھر حضور کے حکم سے لوٹ کر درخت میں اپنی جگہ جا لگی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے نبوت کی تصدیق کیلئے دلیل مانگی تو آقائے کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس درخت خرما کے خوشے کو بلاتا ہوں وہ میری گواہی دے گا۔ چنانچہ آپ نے لب جاں بخش کو ہلایا۔ وہ خوشہ درخت سے اترنے لگا اور اس نے اتر کر آپکی نبوت کی گواہی دی پھر آپ نے فرمایا اِرْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِی واپس لوٹ جا وہ اپنی جگہ واپس چلا گیا اعرابی یہ معجزہ دیکھ کر مسلمان ہو گیا۔ (خصائص مصطفےٰ)

[12]: ایک روز ابن ابولہب نے کہا میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بعد عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کروں گا رسول خدا محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم ابدا نے دعا کی الٰہی اس پر ایک کتا اپنے کتوں سے مسلط فرما۔ ابن ابولہب قافلہ کیساتھ کسی جنگل میں ٹھہرا تھا شیر آیا اہل قافلہ سوتے تھے ہر ایک کو سونگھ کر چھوڑ گیا اور اسکو کھا لیا۔ (الکلام الاوضح)

[13]: منقول ہے ایک شخص کو حضرت نے اسکی بیٹی کے نکاح کا پیغام دیا۔ اس نے بہانہ کیا کہ وہ برص میں مبتلا ہے۔ فرمایا۔ فلتکن اسی وقت وہ جذام کے مرض میں مبتلا ہو گئی۔ شعیب بن برصا شاعر اسی کا بیٹا ہے۔

[14]: الحکم بن ابی العاص نے آپ کے چلنے کی نقل کی۔ فرمایا کُن کذالک ویسا ہی ہو جا۔ مرتعش ہو گیا اور مرتے دم تک اسی حال پر رہا۔ (سرور القلوب ۳۱۶)

[15]: امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کا واقعہ بیان فرمایا کہ ہم رات میں نکلے دوپہر ہونے کو آ گئی ہمیں سوائے سراقہ بن مالک کے کوئی تلاش نہ کر سکا سُراقہ گھوڑے پر سوار تھا میں نے سرکار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں التجا کی کہ متلاشی تو آ پہنچا۔ جواباً حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

فرمایا فکر کی کوئی بات نہیں اللہ عزوجل ہمارے ساتھ ہے۔ سُراقہ بالکل قریب پہنچ چکا تھا۔ فاصلہ ایک یا دو یا تین نیزوں سے زائد نہ تھا میں نے پھر عرض کیا حضور متلاشی تو آ پہنچا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ٹھوس اور سخت زمین میں سراقہ کا گھوڑا پیٹ تک دھنس گیا۔ سراقہ کود کر گھوڑے سے الگ ہو کر کہنے لگا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے معلوم ہے یہ سب کچھ آپ کے عمل سے ہوا ہے۔ اب دعا فرمائیے کہ اللہ مجھے اس مصیبت سے نجات دے۔ حضور نبی کریم نے دعا فرمائی اسکو گرفت سے رہائی ملی۔ کتب سیر میں یہ بھی موجود ہے کہ حضور پرنور دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن دیکھ رہا ہوں۔ پھر دور فاروقی میں چشم فلک نے یہ بھی دیکھا کہ کسریٰ کے کنگن مسجد نبوی میں ہیں اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عقابی نگاہیں مجمع میں سے حضرت سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تاڑ رہی ہیں۔ پھر حاضرین نے دیکھا کہ حضرت سُراقہ محراب میں امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہیں اور حضرت فاروق اعظم اپنے ہاتھوں سے کسریٰ کے سنہرے کنگن حضرت سراقہ کو پہنا رہے ہیں۔ حضرت فاروق اعظم کی نگاہوں سے آنسو ڈھلکنے لگے ہیں۔ یہ فرحت و سرور کے آنسو ہیں۔ وہ سراقہ کو حکم دیتے ہیں کہ ممبر پر چڑھ کر باز و فضا میں لہرادو تاکہ کائنات کی نگاہیں دیکھ سکیں کہ بے آب و گیا صحرا میں دشمن کے نرغے میں محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو پیش گوئی کئی سالوں پہلے فرمائی تھی وہ پوری ہوگئی ہے آج وہ غیب شہود میں آگیا ہے۔
(کرامات اولیاء)

آنکھ[۱۶] رکھدیں قتادہ کی پھر آنکھ میں ٹوٹی[۱۷] پنڈلی بھی جڑ جائے گر پھونک دیں
اور سراقہ کو سونے کے کنگن ملیں وہ زباں جسکو سب کن کی کنجی کہیں!
اُسکی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

شرط[۱۸] پر ایک داخل ہو اسلام میں پنج نمازوں میں دو فرض اس پر کریں
بز[۱۹]ہ سونے کی انگشتری پہن لیں وہ زباں جسکو سب کن کی کنجی کہیں
اُسکی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

۱۶۔ جنگ اُحد میں حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالٰی عنہ کے منہ پر ایسا زخم لگا کہ ان کی آنکھ رخسار پر آپڑی آپ نے ان کی جگہ پر رکھ کر اپنا لعاب دہن لگا دیا اچھی ہوگئی۔ اولاد ان کی ہمیشہ اس بات پر فخر کیا کرتی۔

۱۷۔ امام بخاری حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگ خیبر میں میری پنڈلی پر ایسی چوٹ لگی کہ لوگوں نے جانا سلمہ مارا گیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے اُس جگہ پر تین بار پھونک دیا جب سے ابتک درد نہیں ہوا۔

حضرت عبداللہ بن عتک کہتے ہیں میری پنڈلی ٹوٹ گئی حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے حال عرض کیا آپ نے اپنا دست پاک لگا دیا ایسا آرام ہوگیا گویا کبھی درد نہ تھا۔ (الکلام الاوضح)

۱۸۔ صحیح مسلم شریف میں ہے ایک صاحب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو ہی نماز پڑھا کروں گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کر لیا۔

۱۹۔ حضرت محمد بن مالک رضی اللہ نے کہا میں نے برا ابن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ کو سونے کی انگشتری پہنے دیکھا لوگ ان سے کہتے تھے آپ سونے کی انگوٹھی کیوں پہنتے ہیں حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ممانعت فرمائی ہے۔ حضرت برا نے فرمایا ہم حضور سید عالم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ حضور کے سامنے اموال غنیمت غلام و متاع حاضر تھے حضور تقسیم فرما رہے تھے۔ سب بانٹ چکے یہ انگوٹھی باقی رہی۔ حضور نے نظر مبارک اُٹھا کر دیکھا اور مجھے بلایا اے برا۔ میں حاضر ہو کر حضور کے سامنے بیٹھ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی لے کر میری کلائی تھامی اور پھر فرمایا پہن لے جو کچھ اللہ اور رسول نے پہنایا ۔برا رضی اللہ عنہ فرماتے تم لوگ کیونکر مجھے کہتے ہو کہ میں وہ چیز اتار ڈالوں جسے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہن لے جو کچھ اللہ و رسول نے پہنایا۔ (الامن والعلی ص ۱۸۴)۔

چشمِ مولا میں آبِ دہن ڈالدیں ایسی اچھی ہوں پھر وہ کبھی نہ دکھیں

سرِ ہونار عمار گر بول دیں وہ زباں جسکو سب کن کی کنجی کہیں

اسکی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

جوشؔ پر جب ہوں سرکار کی رحمتیں ۲۳　　نور کے سوتے جاری ہوں بہتے چلیں

پندرہ سو پئیں اپنے برتن بھریں!　　نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں

انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

۲۰ روز خیبر امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھیں دکھتی تھیں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن ڈالدیا فوراً اچھی ہوگئیں اور پھر کبھی نہ دکھیں۔ (سرور القلوب۔ ص ۳۲۱)

۲۱ منقول ہے ایک بار حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کفار نے آگ میں ڈالا اتفاقاً شہنشاہ کونین مالک دارین صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گزرے فرمایا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی عَمَّارٍ کَمَا کُنْتَ عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ. اے آگ تو عمار پر ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا جیسے حضرت ابراہیم پر ہوئی۔ آگ فوراً بجھ گئی۔ (سرور القلوب ص ۳۱۷)

۲۲ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ حدیبیہ کے دن پیاس میں مبتلا تھے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھاگل سی تھی۔ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے اسکے پانی سے وضو فرمایا پھر لوگ خدمت عالیہ میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگے کہ ہمارے پاس آپ کی اس چھاگل والے پانی کے علاوہ اور کوئی پانی وضو کرنے اور پینے کے لئے نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس چھاگل میں دست مبارک رکھدیا۔ اور پانی چشموں کی طرح آپ کی مقدس انگلیوں سے نکلنے لگا۔ حضرت جابر کہتے ہیں ہم نے پانی پیا اور وضو بھی کیا۔ لوگوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا آپ کتنے لوگ تھے۔ فرمانے لگے ہم پندرہ سو تھے لیکن ہم اگر ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی سب کو کافی ہوجاتا۔ (بخاری ومسلم) مالک وساقی کوثر کے پاس کیا کمی تھی۔ (کرامات اولیاء)

انگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری جن سے دریائے کرم ہیں جاری

جوش پر آتی ہے جب غم خواری تشنے سیراب ہوا کرتے ہیں۔

فقیر محمد امانت رسول رضوی برکاتی غفرلہٗ

ضو فگن شمعِ بزمِ ہدایت رسول آئے گل کرنے فاروق شمع رسول
ہوں مسلماں ہوئی جب دعائے رسول وہ دعا جس کا جو بن بہارِ قبول
اس نسیم اجابت پہ لاکھوں سلام

ایک دم میں عتیق و وصی کر دیا اک نظر میں غنی و علی کر دیا
دین و دنیا کا بیشک دھنی کر دیا ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام

شمس کو تم نے واپس بلایا کہیں چاند دو ٹکڑے کر کے دکھایا کہیں
کہہ ہی ہے یدُ اللہ کتاب مبین جسکو بار دو عالم کی پرواہ نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

جوش پر جب ہوں سرکار کی رحمتیں نور کے سوتے جاری ہوں بہتے چلیں
پندرہ سو پئیں اپنے برتن بھریں نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

میری جاں میرے ماں باپ اس پر فدا ذات جسکی شہنشاہِ ارض و سماء
پیٹ پر پھر بھی واللہ پتھر بندھا کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

قبر میں امتی کہہ رہے تھے حضور تھا یہی جملہ لب پر بوقت ظہور
سامنے جنکے دوزانو مخلوق نور انبیا طے کریں زانو ان کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

وہ شفیع امم وہ رسول حرم ‏ ‏ جس کے تلووں کا دھوون نگارِ ارم
عرش اعظم بھی ہے جس کے زیر قدم ‏ ‏ کھائی قرآں نے خاک گزر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

ہوگئی صبح جب آیا مکے کا چاند ‏ ‏ حضرت آمنہ کا حلیمہ کا چاند
روز دو شنبہ نکلا مدینے کا چاند ‏ ‏ جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

پُر ملاحت وہ پُر نور نوری پھبن ‏ ‏ آج تک ایسی صورت نہ دیکھی پھبن
اچھی پیاری انوکھی نرالی پھبن ‏ ‏ اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

ان کی ہر ایک عادت پہ نامی درود ‏ ‏ انکی ہر ایک خصلت پہ نامی درود
ان کی خلوت پہ جلوت پہ نامی درود ‏ ‏ ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
ان کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

ان کی سب سنتوں پر کروروں درود ‏ ‏ ان کی سب محفلوں پر کروروں درود
ان کی سب نسبتوں پر کروروں درود ‏ ‏ ان کے مولا کے ان پر کروروں درود
ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

تاجدار نجف غنچہائے قدس ‏ ‏ تجھ سے پائیں شرف غنچہائے قدس
روح و جانِ سلف غنچہائے قدس ‏ ‏ پارہائے صحف غنچہائے قدس
اہل بیت نبوت پہ لاکھوں سلام

طیب و طاہر و قاسم و پارسا　اُمِّ کلثوم و زینب جہاں فاخرہ
وہ رقیہ وہ شانِ حرم فاطمہ　سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
جان احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

کوئی کیا جانے حسنین کا مرتبہ　جنکے ہونٹوں کو چوما کریں مصطفےٰ
اور فرمائیں سید ہے بیٹا مرا　حسن مجتبیٰ سیدُ الاسخیا
راکب دوش عزت پہ لاکھوں سلام

وہ حسین ابن مولا علی مرتضیٰ　نوجوانان جنت کا آقا ہوا
کردیا جس پہ نانا نے بیٹا فدا　اس شہید بلاشاہ گلگوں قبا
بیکس دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جیسا آیا نہ کوئی خلیق　بے نظیران کے اصحاب انکے رفیق
ان کی ازواج میں انکے طور وطریق　اہل اسلام کی مادرانِ شفیق
بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

زوجۂ مصطفےٰ کی ہے بیمثل شاں　رب نے فرمایا ایمان والوں کی ماں
فاطمہ زہرا خاتون جنت کی ماں　سیّما پہلی ماں کہف امن و ماں
حق گزار رفاقت پہ لاکھوں سلام

حجرۂ عائشہ ہے مکان نبی　حضرت عائشہ بی بی شان نبی
ہے جو تسکین قلب اور جان نبی　بنت صدیق آرام جان نبی
اس حریم برأت پہ لاکھوں سلام

نوجوانانِ بدرو اُحُد پر درود　　سب بزرگانِ بدر و احد پر درود
عام و خاصان بدرو احد پر درود　　جانثاران بدرو احد پر درود
حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام

جن کو حاصل ہوئی صحبت مصطفےٰ　　جن کو دیدار حق کا مزہ مل گیا
ان کے اوپر ہو جان امانت فدا　　وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا
اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

تربیت جسکی فرمائیں ختم رسل　　جس کو سب کچھ عطا کردیں مختار کل
خود کریں فخر جس پر شہنشاہِ کل　　یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل
ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

نام سے جس کے تھرّائیں جن و بشر　　آگ پانی ہوا پر بھی جس کا اثر
کاٹ دے ایک دم جو منافق کا سر　　وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

بعد شیخین جو سب سے افضل ہوا　　دو ملیں جسکو شہزادیٔ مصطفےٰ
خود سخاوت شہادت ہو جس پر فدا　　یعنی عثمان صاحب قمیصِ ہدیٰ
حلہ پوش شہادت پہ لاکھوں سلام

خاص انوارِ حق جس میں جلوہ فگن　　فتح بابِ ولایت امامِ زمن
جس کے پسران میں ہیں حسین و حسن　　شیر شمشیر زن شاہ خیبر شکن
پر تو دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

باخدا ہے وہ کونین کا تاجور　　اس کے خدام دنیا کے سب تاجور
اس کی قسمت پہ قربان شمس و قمر　　جس مسلماں نے دیکھا انہیں اک نظر
اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام

پاس جنکے امانت ہے اللہ کی　　ذات جنکی عنایت ہے اللہ کی
ہر گھڑی جن پہ رحمت ہے اللہ کی　　جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی
ان سب اہل محبت پہ لاکھوں سلام

آنہیں سکتے پھندے میں گمراہ کے　　جتنے بندے ہیں مخلص مرے شاہ کے
جتنے اصحاب ہیں اس شہنشاہ کے　　اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے
ان سب اہل مکانت پہ لاکھوں سلام

ہے سراج امم جن کی ذات شریف　　جن کی مدحت کرے دیکھ کر خود حریف
چار خاصان حق مرد مان لطیف　　شافعی مالک احمد امام حنیف
چار باغ امامت پہ لاکھوں سلام

مرشد انِ حقیقت پہ فضل و ودود　　روز و شب جن پہ ہے رحمتوں کا ورود
رحمت ربِّ کعبہ ہے جنکا وجود　　کاملا نِ طریقت پہ کامل درود
حاملانِ شریعت پہ لاکھوں سلام

شیخ اکرم امام التقیٰ و النُّقیٰ　　کتنے افخم امامُ التُّقیٰ والنُّقیٰ
غوث عالم امام التقیٰ و النقیٰ　　غوث اعظم امام التُّقیٰ والنقیٰ
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

غوثِ اعظم وہ شہزادۂ مصطفےٰ پاؤں جس کا ہے بر گردن اولیاء
اس کے سر کا کوئی جانے کیا مرتبہ جس کی ممبر ہوئی گردن اولیاء
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

سیدی عبدِ واحد امام الفحول شاہِ برکات و آلِ محمد رسول
شاہِ حمزہ وہ اچھے وہ شمس البتول نور جاں عطر مجموعہ آل رسول
میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام

شاہ مہدی و قاسم وہ جانِ مراد بو الحسین احمد نوری قطب الرّشاد
سیکڑوں اولیاء جنکے در کے عباد زیب سجادہ سجاد نوری نہاد
احمد نور طینت پہ لاکھوں سلام

خواجۂ خواجگاں بادشاہ وطن شاہِ احمد رضا فخر اہل سنن
مفتیِ اعظم ہند شیخ زمن میرے استاد ماں باپ بھائی بہن
اہل وُلد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

مصطفےٰ جان رحمت کا سایہ نہیں مصطفےٰ جیسا کوئی بھی آیا نہیں
کس پہ آقا کی رحمت کا سایہ نہیں ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

اہل محشر ہوں جب کسمپرسی میں اور عالم نفسی نفسی میں بدلے ہوں طور
اس گھڑی ہو تلاش شہِ غار ثور کاش محشر میں جب انکی آمد ہو اور
بھیجیں سب انکی شوکت پہ لاکھوں سلام

ہے دعائے امانتؔ بروزِ جزا پہنچیں جس وقت پیشِ رسولِ خدا
ساتھ ہوں مصطفےٰ اور حامد رضا مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

# مصطفیٰ جانِ خلقت پہ کھربوں سلام

۱۴۲۹ھجر یہ مبارکہ ۲۰۰۷ء کی حاضری مدینہ منورہ میں ۲۸ر ستمبر ۲۸ر رمضان المبارک کی تاریخ تھی نماز عشاء و تراویح کے بعد باب جبرئیل کی طرف گنبدِ خضریٰ کے سامنے صلاۃ وسلام میں مشغول تھے ساتھ میں حاجی فتح محمد رضوی اور حاجی مجیب الرحمن برکاتی بھی تھے کہ یکا ایک بزرگ سفید عمامہ پوش سفید ریش تشریف لائے فقیر نوری محمد امانت رسول غفرلہٗ سے مصافحہ کیا اور فرمانے لگے مصطفےٰ جانِ رحمت پہ کھربوں سلام کہئے کھربوں سلام پڑھئے کھربوں سلام برجستہ فقیر نوری کی زبان پر مندرجہ ذیل سلام کے اشعار آئے ' گنبدِ خضریٰ کے سامنے ہی فقیر نوری نے قلمبند کیئے۔

مصطفیٰ جان خلقت پہ کھربوں سلام ● مجتبیٰ جان امت پہ کھربوں سلام
سارے عالم کا رب بھیجے شہ پر درود ● سارے عالم کی رحمت پہ کھربوں سلام
اعلیٰ حضرت نے کعبے کا کعبہ کہا ● یا نبی تیری تربت پہ کھربوں سلام
عرش اعظم سے کعبے سے افضل ہوئی ● یا نبی تیری تربت پہ کھربوں سلام
شہر طیبہ کی حرمت پہ کھربوں سلام ● جانِ مکہ کی رفعت پہ کھربوں سلام
حرمینِ شریفین زینِ جہاں ● سارے عالم کی زینت پہ کھربوں سلام
شہر مکہ میں چمکا مدینے کا چاند ● مکہ جائے ولادت پہ کھربوں سلام
رب کے محبوبِ اعظم ہیں جس میں مکیں ● المدینہ کی قسمت پہ کھربوں سلام
درو محراب ومبر پہ لاکھوں درود ● سبز گنبد کی رنگت پہ کھربوں سلام
سب سلاسل پہ اللہ کی رحمتیں ● مرشدانِ طریقت پہ کھربوں سلام
بوالحسین احمدِ نوری آلِ رسول ● مرشدی اعلیٰ حضرت پہ کھربوں سلام
مفتیِ اعظمِ ہند ابنِ رضا ● تاجدارِ شریعت پہ کھربوں سلام
سیّد العلماء احسن العلماء ● آل و اولادِ برکت پہ کھربوں سلام

پڑھ سلامِ رضا اے امانت سدا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

# الجامعۃ الرضویہ مدینۃ الاسلام پیلی بھیت

مظہر حق وصداقت خلیفۂ مفتی اعظم ہند

## حضرت علامہ مولانا مفتی مظہر حسن صاحب قادری برکاتی بدایونی

سرچشمۂ ہدایت الجامعۃ الرضویہ مدینۃ الاسلام ہدایت نگر کچہری روڈ پیلی بھیت شریف اہل سنت وجماعت کا ایک عظیم ادارہ ہے۔ جو نونہالان قوم وملت کو علوم اسلامیہ اور شریعت مصطفویہ علیہ الصلاۃ والسلام والتحیۃ سے آراستہ و پیراستہ کررہا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ انکو تقوے کے پیراہن سے مزین فرمارہا ہے۔ اور علوم دینیہ کی ترویج ومسائل اسلامیہ اور مسلک اعلیٰحضرت کی اشاعت اور احقاق حق وابطال باطل میں شب وروز گامزن ہے۔ اس ادارہ سے علم کی پھیلتی ہوئی بھینی بھینی خوشبو اور بڑھتی ہوئی شہرت عالم اسلام میں چار چاند لگا رہی ہے۔ اور یہ ادارہ ہر سال ۲۸ر اکتوبر کے سالانہ جشن دستار فضیلت واعراس میں مہمانان رسول کو فراغت کے تاج زریں کی سوغات پیش کرتا ہے۔

○ اسی جشن وجلسۂ عظیم الشان کے موقع پر ہزاروں ہزار کے مجمع کو خطاب فرماتے ہوئے جانشین حضور مفتی اعظم ہند علامہ مفتی شاہ محمد اختر رضا خانصاحب ازہری میاں قبلہ مدظلہٗ نے فرمایا۔ خلیفۂ مفتی اعظم ہند الحاج قاری محمد امانت رسول صاحب نوری مدعمرہ نے جو یہ علم دین کا باغ یہاں لگایا ہے میری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالی اس گلشن کو شاداب رکھے اور تاابد اس سے پھول کھلتے رہیں اور دنیائے سنّیت کو مہکاتے رہے۔ اہل خیر حضرات سے گزارش ہے کہ مدرسہ رضویہ مدینۃ الاسلام کا خصوصی تعاون فرماتے رہیں۔ حضرات! حضرت مولانا قاری محمد امانت رسول صاحب نے اپنی ذاتی چودہ بیگھ آراضی کے وسط میں اپنی اور اپنے برادر اکبر کی جیب خاص سے اس ادارہ کی تعمیر فرمائی فی الحال طلبہ کے رہنے اور پڑھنے کے لئے ایک حال موجود ہے جو طلبہ کی کثرت کی وجہ سے ناکافی ہے۔ مگر کچھ احباب کے تعاون سے مدرسہ کی تعمیر جاری ہے۔ پانچ وسیع مع صحن کمروں کی بنیاد (یعنی دارالاقامہ) امین ملت مخدوم اہل سنت حضرت مولانا سید شاہ محمد امین میاں صاحب مدظلہ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ نے اپنے دست مبارک سے رکھی۔ لہٰذا! ہمدردان قوم وملت سے پرخلوص گزارش ہے کہ ایک ایک کمرہ تعمیر کرنے کی ذمہ داری لے لیں۔ تو بڑی سہولت ہوجائیگی نیز اپنے بزرگوں اور متعلقین کے ایصال ثواب کیلئے مدرسہ کے تعمیری کام میں حصہ لیں اور صدقۂ جاریہ کا ثواب پاتے رہیں۔

فقیر محمد مظہر حسن قادری برکاتی عفی عنہ

خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند و خلیفۂ احسن العلماء و خلیفۂ حضور قطب مدینہ و خلیفۂ حضور مجاہد ملت

مولانا الحاج الشاہ **قاری محمّد امانت رسول** صاحب قادری برکاتی رضوی

## کی تصنیفات

(۱) تجلیات امام احمد رضا)

(۲) پندرہویں صدی کے مجدد)

(۳) (فضیلتِ مدینہ)

(۴) بیاض قادری و نوری)

(۵) بہار بخشش (نعتیہ دیوان) اول دوم)

(۶) لاکھوں سلام پر تضمین)

(۷) تجلیات بلگرام و مارہرہ)

(۸) تجلیات حضوری مفتیٔ اعظم ہند)

(۹) تجلیات سرکار غوث الوریٰ)

(۱۰) خزانۂ رحمت و برکت)

(۱۱) حضور مفتی اعظم ہند قبلہ اور قطب مدینہ طیبہ)

(۱۲) تجلیات حضور محدث سورتی)

(۱۳) سوانح حیات شیر بیشۂ اہل سنّت مفتی ہدایت رسول رامپوری)

(۱۴) تجلیات احسن المشائخ مارہرہ مطہرہ)

(۱۵) اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں انصاریوں کا مقام)

(۱۶) بانوے حدیثوں کا مجموعہ لاثانی)

(۱۷) تعلیم شریعت)

(۱۸) مکمل طریقۂ فاتحہ مع برکات فاتحہ

(۱۹) شجرات طیبات)

(۲۰) تجلیات شیخ منور علی بغدادی الہ آبادی

(۲۱) علماء و مشائخِ عالم کی نظر میں

"پندرہویں صدی کا مجدد"

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

اگر آپ حضور امانتِ اعلیٰ حضرت
کی مزید کتابیں ڈاؤن لوڈ کرنا چاہتے
ہیں تو نیچے دی گئی ویب سائٹ وزٹ
کریں۔۔۔

Www.TheBooksOfAmanateAlaHazrat.Com

Www.QadriNetwork.In




سرچشمۂ ہدایت **الجامعة الرضویه مدینة الاسلام** ہدایت نگر، پیلی بھیت شریف، یوپی میں اہل سنت کا عظیم ادارہ ہے جو نونہالان قوم و ملت کو علوم اسلامیہ اور شریعت مصطفویہ ﷺ سے آراستہ و پیراستہ کر رہا ہے اور ساتھ ہی ان کو تقوے کے پیراہن سے مزین کر رہا ہے اور مسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت اور احقاق حق و ابطالِ باطل میں شب و روز گامزن ہے یہ ادارہ ہر سال (۲۸) اکتوبر کے سالانہ جشن دستار فضیلت و آل انڈیا مفتی اعظم ہند کانفرنس و اعراس مبارکہ میں مہمانان رسول ﷺ کو فراغت کے تاج زریں کی سوغات پیش کرتا ہے برکاتی دولہا امین ملت مخدوم اہل سنت حضرت مولانا ڈاکٹر سید شاہ محمد امین میاں صاحب سجادہ نشین خانقاہِ برکاتیہ مارہرہ شریف نے اپنے دست مبارک سے (دارالاقامہ) کا سنگ بنیاد رکھا اور اپنی خصوصی دعاؤں سے نوازا۔ ہمدردانِ قوم و ملت سے پر خلوص گزارش ہے کہ ہر موقع پر جامعہ رضویہ مدینۃ الاسلام کا تعاون فرماتے رہیں۔